بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۸۱۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر - رحمت اللہ خان شاکر

یوم شنبہ

جلد ۳۱ | ۲۶ ماہ احسان ۱۳۲۲ ہش | ۲۱ جمادی الثانی ۱۳۶۲ھ | ۲۶ ماہ جون ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۴۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۵ ماہ احسان ۱۳۲۲ ہش - جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے کل ۲۴ جون کو شام کے وقت جو تار دیا وہ آج ۲۵ جون کو صبح ۱۰ بجے کے قریب یہاں ملا - تار کا ترجمہ حسب ذیل ہے

۲۲ جون کی شام کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ٹمپریچر ۱۰۰.۵ تک چڑھ گیا - مگر رات کے وقت آہستہ آہستہ کم ہوتا ہوا ۲۳ جون کی صبح کے ۵ بجے ۹۷.۸ تک آگیا - ۲۳ جون کو دن میں ٹمپریچر ۹۸.۶ کے قریب ہی رہا - مگر رات کے ۱۱ بجے ۹۹ ہو گیا - رات قدرے بے چینی سے گزری - ۲۴ کی صبح کو ۱۲ بجے ٹمپریچر ۹۷ تھا - اور کھانسی بھی کم تھی - اور اب ساڑھے پانچ بجے شام ٹمپریچر ۹۸.۶ ہے - اور عام حالت بھی بہتر ہے - الحمد للہ - احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعائیں برابر جاری رکھیں ؛

روزنامہ الفضل قادیان

۲۱ جمادی الثانی ۱۳۶۲ھ

تفاضل مرادف تحقیر ہرگز نہیں

معزز معاصر "صدق" دریا باد کے ایڈیٹر مولوی عبد الماجد صاحب نے اپنے پیرو مرشد مولانا اشرف علی صاحب کے ساتھ اپنی عقیدت کا اظہار کسی مضمون میں کیا تھا - جو اس وقت ہمارے سامنے نہیں - اس پر لکھنؤ سے کسی صاحب نے ان کو ایک کارڈ تحریر کیا - جس میں لکھا - کہ

"آپ کو حق ہے کہ مولانا اشرف علی صاحب کے ساتھ جس درجہ میں خلوص و عقیدت رکھتے ہوں ظاہر کریں - مگر دوسروں کا ذکر اس طرح کرنا کہ ذم اور حقارت کا پہلو نکلے - آپ جیسے ذی فہم اور ثقہ بزرگ کو کسی طرح زیبا نہ تھا - اکبر - اقبال اور محمد علی کے ہزارہا ماننے والے ایسے ہیں جو مولانا سے زیادہ ان سے عقیدت رکھتے ہیں"

اس اعتراض کے جواب مولوی عبد الماجد صاحب لکھتے ہیں - کہ "خدا معلوم اس عبارت میں ان تینوں بزرگوں کی ذم و حقارت کا پہلو کس لفظ سے پیدا ہو کر رہا - صراحتاً نہ سہی اشارۃً کنایۃً ہی سہی - کیا تفاضل مرادف تحقیر کے - کیا یہ کہنا کہ آج اگر موسےٰ و عیسےٰ بھی ہوتے - تو محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے امتی نبی ہوتے - ان انبیاء بزرگ کی تحقیر کا کوئی پہلو رکھتا ہے - ضرورت ان ناموں کے لانے کی اس لئے پیش آئی - کہ ظاہر کرنا یہ مقصود تھا - کہ وقت کی بہترین بزرگ ترین معروف ہستیاں بھی اس صف خاص میں مولانا کے معیار پر پوری نہیں اترتیں - مثال میں کیا عوام کالانعام کو پیش کیا جاتا"

مولوی عبد الماجد صاحب نے جو اصول بیان کیا ہے وہ درست ہے - تفاضل تحقیر کے مرادف ہرگز نہیں - اسی طرح بزرگ ترین اور بلند پایہ شخصیتوں کے مقابل پر عوام کو پیش نہیں کیا جا سکتا - بلکہ ان کے فضائل کو واضح کرنے کے لئے بزرگ اور معروف ہستیوں کو ہی پیش کیا جا سکتا ہے - لیکن افسوس کہ اس زمانہ کے مولوی اور ملاں اس عام فہم اور سیدھے سادے اصول کو بھی نہیں سمجھ سکتے - حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کمالات اور فضائل کو روشن کرنے اور عیسائیت کے مقابلہ پر اسلام کی فضیلت ظاہر کرنے کے لئے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا مقابلہ حبیب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا - اور ثابت کیا کہ نسبتی لحاظ سے دونوں کے مقامات میں نمایاں فرق ہے - تو ان مولویوں ملانوں نے شور مچا دیا - کہ آپ نے نعوذ باللہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی توہین کی - حالانکہ آپ نے اس امر کی وضاحت فرمائی - کہ ہم حضرت مسیح علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا نبی سمجھتے - اور انکی عزت کرنا ضروری سمجھتے ہیں - اور پھر ہماری طرف سے بارہا اس امر کی وضاحت کی جا چکی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ تحریرات پیش کی جاتی ہیں - جن میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا صحیح مقام بیان کیا گیا ہے - مگر معاندین ان سب باتوں کے باوجود یہ کہتے جاتے ہیں کہ حضرت مسیح کی ہتک کی گئی ہے - ہم امید کرتے ہیں کہ معاصر "صدق" کے حلقہ سے تعلق رکھنے والوں کی سمجھ میں یہ بات اچھی طرح سے آجائیگی -

حدیث لو کان موسیٰ و عیسیٰ حیین لما وسعھما الا اتباعی ہماری طرف سے پیش کئے جانے پر جو لوگ از راہ تعصب اس پر غور نہیں کرتے - اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر اس سے استدلال نہیں کرتے - معاصر صدق کی طرف سے اسکا لفظی ترجمہ پیش ہونے پر تو انہیں ضرور اس پر غور کرنا چاہیئے - آنحضرت صلی اللہ

ایک نہایت ضروری یاددہانی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ڈلہوزی سے جو اطلاعات آرہی ہیں - ان سے معلوم ہوتا ہے - کہ حضور کو پھر کچھ کھانسی کی شکایت ہو گئی ہے - اور ٹمپریچر بھی گزشتہ دنوں کی نسبت کچھ بڑھ گیا ہے - بطور یاددہانی عرض ہے کہ احباب اپنے پیارے امام کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں - جو دوست روزے رکھ سکیں وہ جمعرات اور پیر کے روزے رکھیں - اور تہجد میں بالخصوص دعائیں کریں ؛

واقعہ بھامبڑی کے سلسلہ میں سولہ احمدی معززین پر مقدمہ

قادیان ۲۴ جون۔ موضع بھامبڑی میں احمدیوں پر مسلح احراریوں کے حملہ اور اس کے نتیجہ میں قریباً ۴۰ احمدیوں کے مجروح ہونے کی خبر ایک گزشتہ پرچہ میں دی جا چکی ہے۔ آج تھانہ سری گوبند پور کے انچارج سب انسپکٹر سردار گوربخش سنگھ نے قادیان میں آکر سولہ احمدی احباب کو بلا کر ان سے ضمانتیں طلب کیں۔ جو فوراً پیش کر دی گئیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ان احباب پر زیر دفعہ $\frac{148}{325}$ مقدمہ چلایا جائیگا۔ مذکورہ بالا سولہ احباب کے اسماء درج ذیل ہیں:

(۱) حضرت میر محمد اسحاق صاحب ناظر ضیافت قادیان
(۲) جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ
(۳) مولوی عبد الرحمن صاحب (جٹ) مولوی فاضل جنرل پریذیڈنٹ قادیان
(۴) مولوی دل محمد صاحب مولوی فاضل مبلغ
(۵) مولوی محمد ابراہیم صاحب مولوی فاضل ساکن بھامبڑی
(۶) " عبد العزیز صاحب "
(۷) چودھری محمد نذیر صاحب آف لاہور ہاؤس قادیان
(۸) میاں علی احمد صاحب ٹھیکیدار قادیان
(۹) چودھری بڈھا صاحب نمبردار بسراواں
(۱۰) " امیر احمد صاحب "
(۱۱) " محمد شفیع صاحب ساکن ٹگولی
(۱۲) " فضل الدین صاحب ساکن ممرا
(۱۳) سیٹھی خلیل الرحمن صاحب قادیان
(۱۴) مستری دین محمد صاحب موضع قادر آباد
(۱۵) " مہر الدین صاحب "
(۱۶) محمد لطیف صاحب آف لاہور ہاؤس قادیان

سوائے مولوی دل محمد صاحب کے جو اس وقت قادیان سے باہر ہیں۔ باقی سب کی ضمانتیں ہو چکی ہیں۔ سنا گیا ہے۔ کہ مقدمہ کی پہلی تاریخ ۲ جولائی مقرر ہوئی ہے۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ فریق ثانی کے خلاف پولیس کیا کارروائی کر رہی ہے۔ البتہ یہ معلوم ہوا ہے کہ جہاں احمدیوں کے خلاف پولیس نے خود اپنی طرف سے فریق ثانی کیطرف سے رپورٹ ہونے کے بغیر کارروائی کا آغاز کیا ہے۔ وہاں ہمارے مخالفین کیخلاف ہماری طرف سے شکائت ہوتے پر رپورٹ درج کی گئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس نئے فتنہ میں جماعت کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

معاصر پرتاپ کی ایک خبر کی تصحیح

معاصر پرتاپ ۲۵ جون میں حادثہ بھامبڑی کے متعلق جو خبر شائع ہوئی ہے۔ اس کے آخری حصہ میں غلط فہمی سے ایک غلطی واقع ہو گئی ہے۔ اور وہ یہ کہ احرار کے دوسرے حملہ کی نسبت لکھا گیا ہے۔ کہ وہ ہرچووال کی نہر پر اس وقت کیا گیا۔ جب احمدی وہاں نماز پڑھنے کے لئے ٹھہرے۔ جہاں تک دوسرے حملہ کے واقعہ کا تعلق ہے یہ خبر بالکل صحیح اور درست ہے۔ مگر مقام اور وقت کے لحاظ سے اس بارہ میں مغالطہ ہو گیا ہے۔ صحیح واقعہ یہ ہے کہ یہ دوسرا حملہ بھی احرار کی طرف سے اس وقت ہوا تھا۔ جبکہ احمدی احباب موضع ہرچووال ... موضع بھامبڑی میں موجود تھے۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول میں یوم سرپرستان کی تقریب

قادیان ۲۴ جون آج تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں یوم سرپرستان منایا گیا۔ صبح ۷ بجے تلاوت قرآن کریم اور حاضری کے بعد طلباء کے ایک گروپ نے ورزش جسمانی کا مظاہرہ کیا۔ اس کے بعد سکول کے تالاب پر طلبا کا آپس میں تیراکی کا مقابلہ اور سابقہ طلباء کے ساتھ "واٹر پولو" کا میچ ہوا۔ جس میں طلباء حال کو فتح ہوئی۔ پھر طلباء کی دو ٹیموں کے درمیان فٹ بال کا میچ ہوا۔ بعدہ جناب ماسٹر خیر الدین صاحب قائمقام ناظر تعلیم و تربیت کی صدارت میں ہائی سکول میں مشترکہ اجلاس ہوا۔ جس میں طلباء میں تلاوت قرآن کریم تقاریر اور درثمین و کلام محمود کی اشعار کی یادداشت کا مقابلہ ہوا۔ تلاوت میں حافظ مبارک احمد صاحب و حافظ نور محمد صاحب۔ اور مولوی محمد شہزادہ صاحب خستہ تقاریر میں ملک مولا بخش صاحب۔ مولوی خلیل احمد صاحب ناصر اور شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر اشعار کی یادداشت میں شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر بابو اکبر علی صاحب اور فتح محمد صاحب شرما جج تھے "ججز" نے حافظ مبارک احمد صاحب خلیل احمد صاحب ناصر اور شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر کی وساطت سے طلباء کی تیاری پر اظہار خوشنودی کرتے ہوئے محمد شفیع اور منصور احمد سیالکوٹی علی الترتیب تقریر میں اول و دوم بشیر احمد افریقی حافظ عطاء الحق کو ہائی کلاسز میں سے اول و دوم اور مظہر علی کو مڈل جماعتوں میں سے اول اور محمد شفیع اور غلام محی الدین کو اشعار کی یادداشت میں اول و دوم قرار دیا۔ اس موقعہ پر جناب بابو اکبر علی صاحب اور فتح محمد صاحب شرما نے علی الترتیب پانچ روپے اور ایک روپیہ انعام دیا۔ اس کے بعد صاحب صدر نے اساتذہ اور سرپرستوں کا مل کر بیٹھنے اور طلباء اور سکول کی بہتری کے متعلق تجاویز سوچنے کی اہمیت بیان کی۔ اور بتلایا کہ والدین کی اساتذہ کے ساتھ تعاون کس قدر نتیجہ خیز ثابت ہو سکتا ہے۔ اس اجلاس کے بعد طلباء کو رخصت کر دیا گیا۔ اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی صدارت میں اساتذہ اور مہمانوں کا اجلاس ہوا سب سے پہلے اخوند محمد عبد القادر صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی ہیڈ ماسٹر نے حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے ان اصلاحی تجاویز کا ذکر کیا۔ جو مقامی اور بیرونی دوستوں کیطرف سے موصول ہو چکی تھیں اور ان میں سے جو براہ راست سکول اور ہیڈ ماسٹر سے تعلق رکھتی تھیں۔ انکا مناسب جواب دینے کے بعد دوستوں کو اس دلچسپی کی وجہ سے شکریہ ادا کرتے ہوئے اصلاحی اور مفید تجاویز پر غور اور عمل کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔ آپ کے ایڈریس کے بعد چوہدری غلام حسین صاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز نے سرپرستوں کو تحریک کی۔ کہ وہ سٹاف کے ساتھ تعاون کا ہاتھ بڑھائیں۔ ان کے بعد مولوی خلیل احمد صاحب ناصر بی۔ اے نے ایک میٹنگ کی اہمیت اساتذہ کے فرائض اور والدین کی ذمہ داریوں کیطرف توجہ دلاتے ہوئے طلبا کو خدام الاحمدیہ کے لائحہ عمل کے مطابق اپنی زندگی ڈھالنے پر زور دیا۔ جناب شیخ نیاز محمد صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس کا مضمون قاضی رشید احمد صاحب ارشد نے پڑھ کر سنایا۔ جس میں شیخ صاحب موصوف نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ایک تقریر کا اقتباس پیش کر کے اساتذہ کو اس امر کی طرف توجہ دلائی۔ کہ ہم سکول کی تعلیمی حالت کو اس قدر بلند کر دیں۔ کہ اعلیٰ سے اعلیٰ سکول کا مقابلہ کر سکیں۔ ان تقاریر کے بعد ہیڈ ماسٹر صاحب نے بعض اعتراضات کا جواب دیا۔ اور آخر میں حضرت

ایک غلط افواہ کی تردید

بعض جھوٹ بولنے اور کذب بیانی میں بیباک لوگوں کیطرف سے یہ بے پر کی اڑائی گئی ہے۔ کہ احمدی موضع بھامبڑی میں جلسہ کر رہے ہیں چنانچہ اس اطلاع کی بناء پر کل بہت سی پولیس بھی یہاں پہنچ گئی تھی۔ مگر شام کو واپس چلی گئی۔ احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ فی الحال وہاں جلسہ کی کوئی تجویز نہیں۔ مرکز کیطرف سے باقاعدہ اطلاع کے بغیر ایسی افواہوں پر اعتبار کر کے کوئی دوست وہاں نہ جائیں۔

شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کے اوہام کا ازالہ

(۴)

مصری صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے انبیاء میں امتی نبی بنانے کی قوت قدسیہ کا ثبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے دینے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یشوع کو موسےٰ کا بروز قرار دینے کے ذکر کو بھی پیش کیا ہے۔ اور اس امر کو ثابت کرنے کے لئے کہ یشوعا کی نبوت ظلی تھی۔ اور موسےٰ علیہ السلام کی پیروی اور واسطہ سے تھی۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے چار حوالے پیش کئے ہیں۔ جو درج ذیل ہیں۔

پہلا حوالہ۔ موسےٰ کی وفات کے بعد موسوی قوت اور موسوی رُوح اس کے شاگرد یوشع کو عطا ہوئی۔ اور وہ خدا تعالےٰ کے حکم کو اس کے نفخ روح سے موسےٰ بن ہو کر اور موسوی صورت پکڑ کر وہ کام بجا لایا۔ جو موسےٰ کا کام تھا۔ سو خدا تعالےٰ کے نزدیک وہ موسےٰ ہی تھا۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۴۱۸)

دوسرا حوالہ۔ بھلا اگر مجھے قبول نہیں کرتے تو یوں سمجھ لو۔ کہ تمہاری حدیثوں میں لکھا ہے کہ مہدی موعود خلق اور خلق میں ہمرنگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگا۔ اور اس کا اسم آنجناب کے اسم کے مطابق ہوگا یعنی اس کا نام بھی محمد اور احمد ہوگا۔ اور اس کے اہل بیت میں سے ہوگا۔ اور بعض حدیثوں میں ہے کہ مجھ میں سے ہوگا۔ یہ عمیق اشارہ اس بات کی طرف ہے۔ کہ وہ روحانیت کے رُو سے اسی نبی میں سے نکلا ہوگا۔ اور اسی کی روح کا روپ ہوگا۔ اور اس پر نہایت قوی قرینہ یہ ہے۔ کہ جن الفاظ خاصہ کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تعلق بیان کیا ہے یہاں تک کہ دونوں کے نام ایک کر دیئے ہیں۔ ان الفاظ سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس موعود کو اپنا بروز بیان فرمانا چاہتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت موسےٰ کا یشوعا بروز تھا۔ (اشتہار ایک غلطی کا ازالہ)

تیسرا حوالہ:۔ پس چونکہ نبوت بھی نبی میں ایک کمال ہے اس لئے ضروری ہے کہ تصویر بروزی میں وہ کمال بھی نمودار ہو۔ تمام نبی اس بات کو مانتے چلے آئے ہیں۔ کہ وجود بروزی اپنے اصل کی پوری تصویر ہوتی ہے۔ (اشتہار ایک غلطی کا ازالہ)

چوتھا حوالہ:۔ مگر یشوع نبی کیطرح خدا کے پاک کلام سے ابوبکر صدیق کو نبوت ملی۔ (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۶)

ان حوالہ جات سے مصری صاحب کا استدلال یہ ہے۔ کہ موسےٰ علیہ السلام میں بھی امتی نبی بنانے کی قوت قدسیہ موجود تھی۔ کیونکہ ایک طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یشوع کو موسےٰ کا بروز قرار دیا ہے۔ دوسری طرف لکھا ہے چونکہ نبوت بھی نبی میں ایک کمال ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ تصویر بروزی میں وہ کمال بھی نمودار ہو۔ اور پھر یشوع کو نبی بھی لکھا ہے لہذا یشوع بھی بروزی ظلی اور امتی نبی تھے۔ مگر وہ نبیوں کی فہرست میں داخل نہیں گنے جا سکتے۔ اور اولیاء کی جماعت کے افراد میں ان کا شمار ہوگا۔ اس سے ثابت ہو گیا۔ کہ ظلی بروزی اور امتی نبی جماعت اولیاء کا ہی فرد ہوتا ہے۔ نہ کہ جماعت انبیاء کا۔

اس کے جواب میں واضح ہو۔ کہ بے شک حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یشوع کو موسےٰ علیہ السلام کا بروز قرار دیا ہے۔ مگر امتی نبی یا ظلی نبی ہرگز قرار نہیں دیا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صاف لکھ دیا ہے کہ ان کے نزدیک نبیوں کی نبوت میں حضرت موسےٰ علیہ السلام کی پیروی کا ذرہ بھر بھی دخل نہ تھا۔ اور دوسری طرف تحفہ گولڑویہ میں یشوع کو صاف نبی لکھا ہے نہ امتی نبی یا ظلی نبی۔ اور پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا یہ مفہوم تحریر فرمایا ہے "بجز اس کے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کوئی نبی صاحب خاتم نہیں۔ ایک وہی ہے جس کی مہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے۔ جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸) تو ہم یشوع کی نبوت کو موسےٰ علیہ السلام کی پیروی سے کسطرح مان سکتے ہیں۔ اور انہیں کس طرح ظلی یا امتی نبی قرار دے سکتے ہیں۔ کیونکہ ان عبارتوں سے یہ نتیجہ نکلتا کہ یشوع کی نبوت موسےٰ علیہ السلام کی پیروی سے تھی۔ اور وہ امتی اور ظلی نبی تھے نہ مستقل نبی۔ یہ کہنے کے مترادف ہے کہ موسےٰ علیہ السلام بھی صاحب خاتم تھے۔ جن کی پیروی سے ایسی نبوت بھی مل سکتی تھی۔ جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے حالانکہ یہ مقام حضرت مسیح موعود علیہ السلام صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے مخصوص قرار دیتے ہیں۔

پس یشوع کی نبوت لامحالہ مستقلہ نبوت تھی۔ اور گو وہ موسےٰ علیہ السلام کے کامل بروز سمجھے جائیں۔ مگر ان کی نبوت بہر حال مستقلہ تھی۔ کیونکہ بروز کے لئے یہ ضروری نہیں۔ کہ وہ ہر پہلو میں اس نبی کا جس کا وہ بروز ہے پیروی کر کے ہی بروزیت کے مقام کو حاصل کریں۔

تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۵۹ نیا ایڈیشن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو موسےٰ اور عیسےٰ علیہما السلام کا بروز قرار دیا ہے۔ مگر باوجود اس کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ عقیدہ نہ تھا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے موسےٰ اور عیسےٰ علیہما السلام کی پیروی سے مقام نبوت حاصل کیا تھا۔ بلکہ آپ کے نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام کمالات بلا واسطہ حاصل کئے تھے۔ نہ کسی نبی کی اطاعت اور پیروی کے واسطہ سے۔ پس جب بروزی مقام بغیر پیروی کے بھی مل سکتا ہے۔ تو یشوع کی نبوت کے مقام کو ہم موسےٰ علیہ السلام کی پیروی کا نتیجہ قرار نہیں دے سکتے۔ ہاں باقی موسوی کمالات کے متعلق تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ کہ وہ انہیں موسےٰ علیہ السلام کی پیروی سے ملے۔ اگر ایسا نہ مانا جائے۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صاحب خاتم نبی ہونے کی خصوصیت سے محروم قرار دینا پڑے گا۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہی ایسا خاتم نبی تسلیم کرتے ہیں۔ جن کی پیروی سے ایسی نبوت مل سکتی ہے جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے۔

اب اس تشریح کے بعد بھی مصری صاحب اگر اسی بات پر مصر رہیں۔ کہ یشوع کی نبوت بھی موسےٰ علیہ السلام کی پیروی کے واسطہ سے ہی تھی۔ وہ انہیں امتی نبی بمعنی محدث قرار دیں۔ یعنی ان کی نبوت سے جزوی نبوت اور ناقصہ نبوت مراد لیں۔ تو پھر بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحب خاتم ہونے کا مفہوم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے۔ اسے مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی سے ایسے امتی نبی پیدا ہوسکنے کا امکان تسلیم کرنا پڑے گا۔ جس کا مقام محدثیت سے بالاتر ہو۔ یعنی وہ فی الواقعہ نبی ہو۔ نہ کہ ایسا امتی نبی جس کی نبوت جزوی ہو۔ ورنہ موسےٰ علیہ السلام کو بھی ان معنوں میں خاتم النبیین تسلیم کرنا پڑے گا حالانکہ یہ امر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے صریح خلاف ہے نیز اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحب خاتم ہونے سے مراد یہ سمجھی جائے۔ کہ آپ کی پیروی سے بھی ایسے جزوی نبوت رکھنے والے محدثین ہی پیدا ہوسکتے ہیں۔ تو اس سے مندرجہ بالا فساد کے لزوم کے علاوہ ایک اور خرابی یہ لازم آتی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو امت محمدیہ کے محدثین

یعنی اولیاء کے زمرہ میں ہی شامل کرنا پڑتا ہے۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸ کے حاشیہ میں فرماتے ہیں:۔

"لیکن اس امت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت سے ہزارہا اولیاء ہوئے۔ اور ایک وہ بھی ہوا۔ جو امتی بھی ہے اور نبی بھی"

پس ظاہر ہے کہ گو اولیاء تو اس امت میں ہزارہا ہوئے ہیں۔ مگر اب تک امتی نبی ایک ہی ہوا ہے۔ جو حضور کا اپنا وجود ہے۔ مگر مصری صاحب امتی نبی کو محض ولی کا مترادف اور جماعت اولیاء کا ہی فرد قرار دیتے ہیں۔ (پیغام صلح ۷ ارمارچ ۱۹۲۳ء صفحہ ۵ ک ۶) یوں تو ہر نبی بھی چونکہ ولی ہوتا ہے۔ اس لئے وہ اولیاء کی جماعت کا بھی فرد ہوتا ہے۔ اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام اولیاء اللہ کے زمرہ میں بھی داخل ہیں۔ مگر نبی کی عام اولیاء سے امتیازی شان جب بیان کی جائے گی۔ تو پھر اسے نبی ہی قرار دینا پڑے گا۔ اور انبیاء کے زمرہ میں ہی تسلیم کرنا پڑے گا۔ نہ کہ اولیاء کے زمرہ میں۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے امت محمدیہ کے ہزارہا اولیاء سے اپنی امتیازی شان بیان کرنے کے لئے امت محمدیہ میں سے اس وقت تک صرف اپنے وجود کو ہی امتی نبی قرار دیا ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ اپنی امتیازی شان میں نبوت کے مقام پر فائز ہیں۔ جو امت محمدیہ کے ہزارہا اولیاء میں سے کسی کو علی وجہ الکمال حاصل نہیں ہو سکا۔

آپ کی یہ امتیازی شان اس طرح بھی سمجھ میں آسکتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے امت محمدیہ کے تمام افراد کے مقابلہ میں جو تیرہ سو سال میں گذر چکے، کامل وحی پانے کی شرط کو پورا کرنے والا صرف اپنے ہی وجود کو قرار دیا ہے اور صاف لکھا ہے:۔

"اگر دوسرے صلحاء جو مجھ سے پہلے گذر چکے ہیں۔ وہ بھی اسی قدر مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ اور امور غیبیہ سے حصہ پالیتے۔ تو وہ نبی کہلانے کے مستحق ہو جاتے۔ تو اس صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی میں ایک رخنہ واقع ہو جاتا۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی مصلحت نے ان بزرگوں کو اس نعمت کو پورے طور پر پانے سے روک دیا۔ تا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے۔ کہ ایسا شخص ایک ہی ہوگا۔ وہ پیشگوئی پوری ہو جائے" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱)

اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ امت محمدیہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پہلے اولیاء اللہ کے لئے امتی نبی کہلانے کی شرط مفقود۔ کیونکہ کسی ولی کو پورے طور پر مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ کا شرف حاصل نہیں ہوا جس سے وہ نبی کہلانے کا مستحق ہوتا۔ اور یہ شرف تیرہ سو سال میں صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہی حاصل ہوا ہے۔

پس اس جگہ نبی سے مراد اگر محدثیت یا ولایت کا مقام ہی ہوتا۔ تو تمام اولیاء اللہ کو نبی کہلانے کی شرط سے محروم قرار دینا درست نہ ہوتا۔ لہٰذا مصری صاحب کا یہ خیال سراسر باطل ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں تو محدث ہی مگر نبی کا نام انہیں کامل مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ پانے کی وجہ سے دیا گیا ہے۔ کیونکہ کامل وحی کو ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الوصیت میں نبوت لکھا ہے۔ اور اس پر تمام نبیوں کا اتفاق قرار دیا ہے۔ (الوصیت صفحہ ۱۲)

پس جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اُمت محمدیہ کے تمام سابقہ اولیاء کے بالمقابل کامل وحی کا مرتبہ پانے کے لحاظ سے امتیاز حاصل ہے۔ اور اسی وجہ سے آپ کو امتی نبی قرار دیا گیا ہے۔ اور اسی بناء پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تیرہ سو سال میں صرف اپنے ہی وجود کو اُمتی نبی لکھا ہے۔ اور اپنے تئیں نبی کا نام پانے کے لئے مخصوص فرد قرار دیا ہے۔ تو مصری صاحب کا اس کامل وحی پانے والے فرد کو غیر کامل وحی پانے والے اولیاء اللہ کے زمرہ میں تو داخل سمجھنا۔ اور انبیاء کے زمرہ سے خارج قرار دینا سراسر تحکم ہے۔

(خاکسار قاضی محمد نذیر لائلپوری مبلغ سلسلہ احمدیہ)

ہندو اور سکھ

(۴)

ہندو اوتار اور گورو گوبند سنگھ صاحب

پچھلی قسط میں ہم ہندو اور سکھ صاحبان کے دھرم پستکوں۔ وید شاستر اور گورو گرنتھ صاحب کے متعلق ایک دوسرے کے خیالات بتا آئے ہیں۔ اس قسط میں اوتاروں کے متعلق گورو گوبند سنگھ صاحب نے جو تعلیم اپنے سکھوں کو دی ہے۔ اوسکو لکھتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی سکھ گورو صاحبان کے بارہ میں ہندو جو کچھ کہتے ہیں۔ اوس کو بیان کریں گے۔

ہندو بھائیوں کے ہاں ویدوں کے ساتھ اوتاروں کا سلسلہ بھی تسلیم کیا گیا ہے۔ گو آریہ سماجی دوست اوتاروں کے قائل نہیں۔ لیکن ہندو قوم کا بہت بڑا حصہ اوتاروں کا ماننا ضروری قرار دیتا ہے۔ سناتن دھرم کا یہ سدھانت ہے کہ:۔

"جگت پر بھو کی باٹکا لیلا ایرم اپار
امرت جل کے سینچنے بھیجت ہے اوتار"

اور ان اوتاروں کے ظاہر ہونے کا وقت بھی کی گلانی بتایا گیا ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے:۔

"جب جب ہوئے دھرم کی ہانی
باڑھیں اُسر ادھم ابھیمانی
کرہیں انیتی جائے ہیں برنی
سیدہیں وپر دھین سُر دھرنی
تب تب پربھو دھر ودھ شریرا
ہرہیں کرپا ندھ سجن پیرا"

(رامائن بال کانڈ صفحہ ۷۷)

شری کرشن جی مہاراج گیتا میں فرماتے ہیں:۔ "کہ جب دنیا میں ادھرم پھیلتی ہے۔ اوس وقت دنیا میں اوتار ظاہر ہوتا ہے۔ اور وہ نیکوں کی حفاظت کرتا ہے تا دنیا میں نیکی قائم ہو۔ اور بدوں کا ناش کرتا ہے تا دنیا سے بدی مٹ جائے۔ اور لوگوں کو دھرم کا راستہ دکھا کر سنسار میں دھرم کو قائم کرتا ہے۔

گیتا میں اوتار کا ماننا نہایت ضروری قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ کرشن جی نے ارجن کو مخاطب کر کے فرمایا ہے:۔

"تمام دھرموں کو چھوڑ کر میری شرن میں آجا۔ میں تجھے تمام گناہوں سے نجات دلوا دونگا۔" اور اوتار کے انکار میں ہلاکت بتائی گئی ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے:۔

شری کرشن جی ارجن کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں کہ اے ارجن اگر تو نے میری اطاعت اختیار کی تو تمام تکالیف سے نجات حاصل کریگا اور اگر تو نے تکبر کیا اور میری باتوں کی طرف توجہ نہ دی۔ تو تباہ و برباد ہو جائے گا۔

لیکن اس کے برعکس گورو گوبند سنگھ صاحب نے اوتاروں کے حق میں اپنے خیالات کا اظہار جن الفاظ میں کیا ہے وہ حسب ذیل ہیں:

مہا دیو اچیت کہو ایو
بشن آپ ہی کو ٹھہرایو
برہما آپ پار برہم بکھانا
پربھ کو پربھو نہ کہوں جانا

. . . . . .

جے جے بھئے پہل اوتارا
آپ آپ تن جاپ اچارا
پربھ دوکھی کوئی نہ بدارا
دھرم کرن کو راہ نہ ڈارا

(دسم گرنتھ صفحہ ۵۲)

گورو گوبند سنگھ صاحب ہندو اوتاروں اور بزرگوں کے متعلق فرماتے ہیں کہ مہا دیو نے اپنے آپ کو غیر فانی خدا کہلوایا۔ اور بشن نے بھی خدائی کا دعویٰ کیا۔ برہما نے بھی اپنے پار برہم ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور ان بزرگوں میں سے کسی نے بھی خدا کو خدا نہ سمجھا۔ اور ہم سے پہلے جتنے اوتار گذرے ہیں۔ اون سب نے خدائی کا دعویٰ کیا اور کسی نے بھی خدا کے دشمن کا ناش نہیں کیا۔ اور نہ دھرم کا راستہ ہی دنیا کو بتایا۔

ناظرین غور فرمائیں کہ ایک طرف تو ہندو صاحبان کی مقدس کتب ہیں۔ جن میں یہ بتایا گیا

ہے۔ کہ اوتار دنیا میں آکر دھرم کا راستہ بتاتا ہے۔ اور خدا کے فرمانبردار اور نیکوکار لوگوں کی حفاظت اور دشٹوں کو ناش کرتا ہے۔ لیکن اس کے برعکس گورو صاحب کا یہ خیال ہے۔ کہ کسی ایک بھی اوتار نے دشٹوں کا ناش نہیں کیا۔ اور نہ لوگوں کو دھرم کا راستہ بتایا۔

اسی پر بس نہیں گورو گوبند سنگھ صاحب ان اوتاروں کے بتائے ہوئے راستہ کو دھرم کا راستہ تسلیم ہی نہیں کرتے۔ بلکہ فرماتے ہیں :-

جے کوئی ہوت بھیو جگ سیانا
تن تن اپنو پنتھ چلانا
پرم پورکھ کہنوں نہ پایو
ویر باد ہنکار بڈھایو
پیڈ پانت آپن تلے چلے
پربھ کے پنتھ نہ کوؤ چلے
جن جن تنک سدھ کو پایو
تن تن اپنا راہ چلایو
پرمیشر نہ کہنوں پہچانا
مم اچارتے بھیو دیوانہ
پرم تت کہنوں نہ پہچانا
آپ آپ بھتیر اُرجھانا
(دسم گرنتھ صفحہ ۵۰)

یعنی جو بھی کوئی ہوشیار آدمی ہوا اُس نے اپنا پنتھ چلا دیا۔ اور ان میں کسی ایک کو بھی خدا کا قرب حاصل نہ ہوا بلکہ انہوں نے دنیا میں لڑائی جھگڑوں کا بازار گرم کر دیا۔ اور کسی کو بھی خدا کے دین کا راستہ نہ بتایا۔ جس جس نے تھوڑی سی کرامت حاصل کی۔ اس نے اپنا پنتھ چلا دیا۔ اور کسی کو بھی خدا کی شناخت نہ ہوئی۔ اور ہر ایک نے اپنی خدائی کا ہی دعوےٰ کیا۔ اور کسی کو بھی رب کی معرفت نصیب نہ ہوئی۔ اور ہر ایک آپا دھاپی میں ہی پھنسا رہا۔

گورو صاحب نے ایک اور مقام پر ہندو صاحبان کے چوبیس اوتاروں کے متعلق فرمایا ہے

جو چوبیس اوتار کہائے
تن بھی تم پربھ تنک نہ پائے
سب ہی جگ بھرمے بھو رائے
تاں تے نام بے انت کہائے
(دسم گرنتھ صفحہ ۱۴۰)

یعنی جو چوبیس اوتار دنیا میں ہوئے ہیں۔ ان کو ذرہ بھر بھی خدا کی معرفت نصیب نہ ہوئی۔ اور ساری دنیا بھرم میں مبتلا ہے۔ اس کے بے انت نام ہیں۔

اسی طرح ہندو صاحبان کو مخاطب کر کے گورو صاحب اوتاروں کے بارہ میں فرماتے ہیں :-

جو کہو رام اجون اجے اتِ
کاہے کو کوشل گکھ جیو جو
کال ہوں کا من کہیے جہ کو
کہ کارن کال کے دین بھیو جو
ستت سروپ بیر کہائے
سو کیوں پنتھ کو رتھ ہانک دھیو جو
تاہی کو مان پربھو کر کے
جہکو کو بھید نہ لین لیو جو
کیوں کرشن کرپا ندھ ہے
کہ آج بدھک بان لگایو
اور کلین ادھار ست جو
کہ تنے اپنے کل ناش کرایو
آدا جون کہائے کہو کم
دیوک کے جنھ تر آیو
تات نہ مات کہیے جہ کو
تہ کیوں بسدیو باپ کہائیو
کاہے کو ایس مہیشہ بھاکھت
کاہے کو دجیس کو ایس بکھانیو
ہے نہ رگھو بیس جدو بیس اپاپت
تے جن کو بشونا تھ پکھانیو
ایک کو چھاڈ اینک بھجے سکھ
دیو اسر بیاس سبھ جھوٹھا نیو
پھوکٹ دھرم بھجے سب ہی
ہم ایک ہی کو بدھ نیک پرمانیو
(۲۳ سوئیے دسم گرنتھ صفحہ ۶۱۳)

اس شبد میں گورو گوبند سنگھ صاحب نے ہندو صاحبان کو اس بات کی تلقین کی ہے کہ رام اور کرشن اوتار نہ تھے۔ اور فرماتے ہیں۔ کہ اگر کرشن اوتار ہوتا۔ تو اپنے خاندان کا ناش نہ کرواتا۔ اور نہ ارجن کا رتھ ہانکتا

ان اوتاروں کے بتائے ہوئے دھرموں کے متعلق آپ فرماتے ہیں۔ کہ وہ فضول تھے۔ گویا وہ ایشوری دھرم نہ تھے۔

اسی طرح ایک اور مقام پر آپ فرماتے ہیں۔

برہم مہیشر بشن سچی پت انت پھسے یم پھاس پڑینگے۔ دسم گرنتھ

اس کا ترجمہ سردار کاہن سنگھ صاحب نے حسب ذیل بیان فرمایا ہے۔

"آپ اپنے ہی واہگورو روپ ماننے والے وشنوں وغیرہ دیوتا اور ان کے متبعین خدا سے دور ہونے کے باعث اور جہالت میں پھنسے ہونے کی وجہ سے نجات حاصل نہیں کر سکیں گے"۔ (گورومت سدھاکر صفحہ ۱۳)

گورو گوبند سنگھ صاحب کے ان خیالات کو مدنظر رکھ کر سکھ صاحبان ہندو صاحبان کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ

"ہندو مہاتما جی! گورو جی کا تو ایشور کے اوتار ماننے میں یہ حکم ہے سو آپ بتاؤ سکھ آپ کے ساتھ مل کر کیونکر ہندو ہو سکتے ہیں"

(ساکھی پرمان صفحہ ۷۹ شائع کردہ بھائی لابھ سنگھ اینڈ سنز امرتسر)

خاکسار دین محمد گیانی عباد اللہ قادیان

تحریک جدید کا ایک ضروری اعلان

یاد رہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ۱۸۹۱ء والی پیشگوئی جو پانچ ہزار سپاہیوں کے متعلق ہے۔ حقیقی طور پر اس کے پورا کرنے والے وہی لوگ ہیں۔ جو تحریک جدید کے مالی جہاد میں متواتر دس سال قربانی کرتے رہے ہوں۔ جس کا اب نواں سال ہے۔ بہت سے احباب ہیں جو تحریک جدید کی اہمیت اور ضرورت کے ماتحت نہ صرف خود شامل ہیں۔ بلکہ وہ اپنے بیوی بچوں اور ماں باپ کو بھی اس جہاد میں شامل کر رہے ہیں۔ ایسے احباب جو اپنے بیوی بچوں اور والدین کو شامل کرنا چاہیں۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ تحریک جدید کی دس سالہ قربانی کے رجسٹر میں صرف ان کے نام لکھے جائیں گے۔ جن کیطرف سے دس سال کا پورا چندہ ادا کر دیا گیا ہو۔ یعنی اگر بیوی کیطرف سے چندہ دیا جائے۔ تو دس سال کا چندہ کم سے کم پانچ روپیہ فی سال سے شروع کر کے ایک آنہ اضافہ کے ساتھ ۵۲/۱۳ روپے آنے ادا کئے جائیں۔ اسی طرح اگر آپ اپنے کسی لڑکے یا لڑکی کو اس میں شامل کرنا چاہتے ہیں۔ تو اس کیطرف سے بھی اسی حساب سے چندہ ادا کیا جائے۔ جو احباب بچوں کیطرف سے ۵ روپے فی سال کے حساب سے چندہ دے رہے ہیں۔ انہیں صرف ایک بچہ کا نام مخصوص کرنا چاہیئے۔ یا اپنے ہر بچہ کیطرف سے چندہ دے کر سب کو شامل کرنے کی کوشش کریں۔

اسی طرح زمیندار اور بیرون ہند کی جماعتوں اور افراد کو یاد رہنا چاہیئے۔ کہ وہ اگر اپنا سال نہم کا چندہ ۳۱ جولائی تک مرکز میں داخل کر دیں۔ تو وہ خدا کے فضل و کرم سے سابقون الاولون میں ہوں گے۔ کیونکہ زمینداروں کی فصل اب نکل چکی ہے۔ اور بیرون ہند کے وعدوں کی تاریخ ۳۰ اپریل پر بھی ۳۱ جولائی تک تین ماہ ہی پورے ہو گئے۔ پس بیرون ہند اور زمیندار دوست اپنے چندے ۳۱ جولائی تک داخل کر کے سابقون میں شامل ہوں۔ وہ لوگ جو شہری ہیں انہیں ۳۱ جولائی تک اپنا چندہ اس لئے ادا کر دینا چاہیئے۔ کہ سابقون کے دور اول میں باوجود کوشش کے شامل نہیں ہو سکے۔ اب سابقون کے دوسرے دور میں تو ضرور آجائیں۔ پس وہ بھی کوشش کریں۔ کہ ۳۱ جولائی تک سو فیصدی چندہ ادا کرنے والے احباب کی فہرست حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور دعا کے لئے پیش کی جائیگی انشاء اللہ۔ جدید

فنانشل سیکرٹری تحریک

وصیتیں

نوٹ :۔ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ۔

نمبر ۶۷۵۷ منکہ فضل حق ولد مولوی غلام رسول جٹ وینس پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال تاریخ پیدائشی احمدی ساکن ننگے ڈاکخانہ ننگے ضلع گجرات صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں باعث تحریر آنکہ منکہ فضل حق وینس ولد مولوی غلام رسول صاحب قوم جٹ وینس سکنہ ننگے ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع گجرات کا ہوں۔ میری اسوقت منقولہ اور غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں۔ میری ماہوار آمدنی اسوقت مبلغ اٹھارہ -/۱۸ ہے۔ میں اپنی ماہوار آمدنی کا ۱/۸ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہونگا اور میرے مرنے پر اگر میری کوئی جائداد ثابت ہوگی تو اسکی بھی ۱/۸ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور میں اپنی ماہوار آمدنی کی کمی بیشی کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتا رہونگا۔ اگر میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کراؤں تو وہ میری جائداد سے منہا کی جائیگی فقط۔ نوٹ:۔ خدا کے فضل سے میری آمدنی میں جسقدر اضافہ ہوتا جائیگا اس کی اطلاع بھی صدر انجمن احمدیہ کو دیتا رہوں گا۔

گواہ شد ۹/۱۹۱۱ نائک غلام مرتضیٰ سیکرٹری مال پی کمپنی ۱۵/۱۵ پنجاب رجمنٹ انبالہ چھاؤنی العبد ۲۱۶۸۴ بقلم فضل حق وینس رنگروٹ ۲۷۶۸۴ D کمپنی ۱۵/۱۵ پنجاب رجمنٹ انبالہ چھاؤنی گواہ شد:۔ فضل الٰہی عفی اللہ مہاجر قادیان حال مذہبی استاد ۱۵/۱۵ رجمنٹ احمدیہ کمپنی انبالہ چھاؤنی۔

گواہ شد:۔ صوبیدار عبد الوہاب پریذیڈنٹ ۱۵/۱۵ پنجاب رجمنٹ انبالہ چھاؤنی۔ بقلم خود۔

نمبر ۶۵۳۳ منکہ فضل الرحمٰن ولد مولوی فضل الٰہی صاحب قوم چغتائی پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ مارچ ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائداد نہیں۔ میرا گذارہ مبلغ ۳۰ روپیہ ماہوار آمد پر ہے۔ میں تازیست اپنی تمام آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط۔ المرقوم ۱۰/۳/۱۹۴۳ء ۱۰ امان ۱۳۲۲ ہجری شمسی۔

العبد:۔ فضل الرحمٰن چغتائی کلرک تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان ۱۰/۳/۴۳۔ گواہ شد عبد القادر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔ گواہ شد محبوب عالم خالد مہتمم تربیت و اصلاح قادیان۔

نمبر ۶۷۳۸ منکہ ایم محمد حسین تحسین ولد ولد میاں محمد الدین صاحب مرحوم قوم دھماندو (راجپوت) پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن قادیان دارالامان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور۔ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۴/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اسوقت کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میری ماہوار آمد اسوقت مبلغ -/۶۵ روپے بصیغہ ملازمت ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ (تازیست انشاء اللہ العزیز) داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے علاوہ پیدا کروں گا۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز اس تمام جائداد پر بھی جو مجھے کہیں سے ملے گی۔

گواہ شد:۔ حاجی محمد اسماعیل نائب صدر محلہ دارالبرکات۔ گواہ شد:۔ احمد دین العبد:۔ ایم محمد حسین تحسین محلہ دارالبرکات قادیان ۲۷/۴/۴۳۔

نمبر ۶۷۴۶ منکہ عبد الرشید ولد بابو اللہ بخش صاحب قوم راجپوت جنجوعہ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی سکن گوجرانوالہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ مئی ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں اسوقت میری ماہوار آمد اکاسٹھ -/۶۱ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط۔ العبد:۔ عبد الرشید کلرک (عارضی) سی۔ ایم۔ اے ورکس سیکشن راولپنڈی گواہ شد:۔ اللہ بخش سب پوسٹ ماسٹر ٹیکسلا راولپنڈی۔ گواہ شد:۔ عبد الرشید امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی ۱۱/۵/۴۳

نمبر ۶۷۶۸ منکہ عبد القدیر ولد وزیر الدین احمد مرحوم قوم شیخ صدیقی پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن جمکاؤں۔ ضلع بھاگلپور۔ صوبہ بہار۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ مئی ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں ٹاٹا آئرن اینڈ اسٹیل کمپنی جمشید پور میں ملازم ہوں۔ اسوقت میری ماہوار آمدنی -/۸۵ روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ عارضی طور پر کچھ الاؤنس جنگ کے دوران میں ملتا ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں جو کہ میں تازیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔

اس کے علاوہ میری کچھ جائداد بھائیوں میں مشترکہ ہے۔ جس کی تفصیل کا مجھے اسوقت صحیح علم نہیں۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ العبد:۔ عبد القدیر بقلم خود۔ گواہ شد:۔ محمد سلیمان بقلم خود سیکرٹری خدام الاحمدیہ جمشید پور۔ گواہ شد:۔ بشیر احمد چغتائی سیکرٹری وصایا جمشید پور ۹/۵/۴۳

نمبر ۶۷۷۲ میں محمودہ بیگم بنت چودھری غلام سرور قوم جٹ پیشہ زراعت عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۷ء ساکن منٹگمری ضلع منٹگمری صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ مئی ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اسوقت کوئی نہیں۔ اسوقت میری ماہوار آمد مبلغ -/۱۲۵ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہونگی۔ میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ:۔ محمودہ بیگم بی۔ اے۔ بی۔ ٹی گورنمنٹ گرلز ہائی سکول منٹگمری۔ گواہ شد:۔ (چودھری) محمد شریف وکیل امیر جماعت احمدیہ منٹگمری۔ گواہ شد:۔ (چوہدری) فیض احمد انسپکٹر بیت المال۔ قادیان دارالامان ۲۱/۵/۴۳

نمبر ۶۷۷۳ منکہ عبد اللطیف ولد چوہدری محمد ابراہیم قوم راجپوت جنجوعہ پیشہ تجارت عمر ۲۴ برس پیدائشی احمدی ساکن دارالشکر قادیان ضلع گورداسپور۔ صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ مئی ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔

اسوقت میری ماہوار آمد پچاس روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کیوقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط المرقوم عبداللطیف مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۴۳ء۔ گواہ شد:۔ محمد اسحاق مالک سیالکوٹ ٹرنک ڈپو قادیان۔ گواہ شد: شریف احمد ولد چوہدری محمد ابراہیم صاحب دارالشکر۔

نمبر ۶۷۷۸ منکہ چوہدری عبدالمجید ولد چوہدری غلام حسین صاحب قوم جٹ وڑائچ پیشہ ملازمت عمر ۳۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۶ء یا ۱۹۰۷ء ساکن لوریوالہ تحصیل وزیر آباد ڈاک خانہ لوریوالہ ضلع گوجرانوالہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ مئی ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔ (۱) ۴ کنال زمین محلہ دارالوود قادیان قیمت ۱۶۰۰/- روپیہ (۲) ۱۲۵ ایکڑ اراضی واقعہ نبی سر روڈ سندھ جس کی قسط ادا کی جا رہی ہے۔ (۳) زمین اور مکان رہائشی واقعہ لوریوالہ تحصیل وزیر آباد مشترکہ ہے۔ ان کی قیمت کا مجھے اسوقت کوئی اندازہ نہیں۔ جائیداد نمبر ۲ و ۳ کی قیمت کا علم اسوقت نہیں ہے۔ (۴) علاوہ جائیداد مندرجہ بالا کے میری ماہوار آمد بذریعہ ملازمت ۲۸۰/- روپیہ ماہانہ ہے۔ میں اپنی ہر سہ مندرجہ بالا غیر منقولہ جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اپنی ماہوار آمد کا بھی دسواں حصہ ادا کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی میں وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ فقط العبد:۔ چوہدری عبدالمجید بقلم خود۔ گواہ شد مشتاق عالم سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سندھ۔ سینٹرل ورکس روہڑی۔ گواہ شد۔ محمد یوسف پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ روہڑی و سکھر۔

نمبر ۶۷۷۷ منکہ غلام حیدر ولد محمد اسمٰعیل قوم چنیڈر پیشہ موچی عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن تیجہ کلاں ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲/۵/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں ہے۔ میں اسوقت ۱۵/۱۵ پنجاب رجمنٹ میں ملازم ہوں۔ میری ماہوار آمد مبلغ تیس روپے ہے۔ میں انشاء اللہ تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہونگا اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ بقلم خود غلام حیدر حال ملازم ۱۵/۱۵ پنجاب رجمنٹ چھاؤنی انبالہ ۲۲/۵/۴۳ گواہ شد: فضل الٰہی عفا اللہ مہاجر قادیان حال مذہبی استاد ۱۵/۱۵ پنجاب رجمنٹ انبالہ چھاؤنی۔ گواہ شد:۔ صوبیدار عبدالوہاب

نہایت ضروری گذارش

جن خریداران الفضل کا چندہ ۲۰ جولائی ۱۹۴۳ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے ان کے نام یکم جولائی ۱۹۴۳ء کو وی پی ارسال ہونگے اخبار میں قلت جگہ کے باعث اسموار فہرست شائع کرنا ناممکن ہے۔ احباب سے گذارش ہے کہ بہت جلد بذریعہ منی آرڈر چندہ ارسال فرما کر ممنون فرما دیں یا وی پی وصول کرنے کیلئے تیار رہیں۔ بہت سے دوست گو وعدہ تو کر لیتے ہیں کہ رقم ماہوار بذریعہ محاسب ارسال کرینگے لیکن اسمیں باقاعدگی اختیار نہیں فرماتے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دفتر وی پی کرنے اور بصورت عدم وصولی پرچہ بند کر دینے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ ایسے احباب کو چندہ کی ادائیگی میں باقاعدگی اختیار فرمانی چاہیئے۔ (مینیجر)

داخلہ طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڑھ

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڑھ میں نئے طلباء کا داخلہ ۱۵ جولائی ۱۹۴۳ء سے ۲۵ جولائی ۱۹۴۳ء تک ہوگا۔ درخواست داخلہ ۷ جولائی ۱۹۴۳ء تک پرنسپل طبیہ کالج کے دفتر میں پہنچ جانی چاہیئے۔ اور دفتر کی جانب سے مقررہ تاریخ پر امیدواروں کو معہ اسناد حاضر ہونا چاہیئے۔ تعداد مقررہ کے پورا ہو جانے کے بعد کسی طالب علم کا داخلہ نہیں کیا جائیگا۔ قواعد داخلہ مفت طلب کئے جا سکتے ہیں۔
عطاء اللہ بٹ۔ ایم۔ ڈی۔ پرنسپل

مشرق و مغرب کی تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

ڈیٹرائٹ ۲۳ جون۔ یہاں نسلی فسادات میں ۲۹ آدمی ہلاک اور سات سو مجروح ہوگئے۔ ۱۳۰۰ اشخاص کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ فوج نے صورت حالات پر قابو پالیا ہے۔ فساد کی وجہ یہ افواہ تھی کہ ایک حبشی عورت اور بچوں کو گوروں نے قتل کر دیا ہے۔

لنڈن ۲۳ جون۔ اٹلی کو بچانے کے لئے محوریوں نے تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ جرمن فوجیں مدافعت کے لئے اٹلی پہنچ رہی ہیں۔ محوریوں کا خیال ہے۔ کہ اتحادی اٹلی کے ساحل پر اپنی فوجیں اتارینگے۔ اٹلی کے تمام اہم فوجی اہمیت کے مقامات پر جرمنوں کا قبضہ ہو گیا ہے۔ ایک طرح سے اٹلی جرمنی کے فوجی کنٹرول میں آگیا ہے۔

لنڈن ۲۳ جون۔ لیڈی سٹرابولگی نے کل اینگلو سوویٹ کمیٹی کے روبرو ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ روس کو ان دنوں خوراک کی قلت کا بھاری خطرہ ہے اور حالات اتحادیوں کے حق میں نہیں جا رہے ہے۔ لہذا محوریوں کے بڑے قلعے یورپ پر فوراً ہی چڑھائی کرنا اشد ضروری ہے۔

لنڈن ۲۲ جون۔ جاپانی فوجوں نے نیوگنی میں پھر حملہ شروع کر دیا ہے۔ آسٹریلین فوجوں نے زبردست مقابلہ کیا اور انہیں جوابی حملہ کر کے پیچھے ہٹا دیا۔ اسوقت اس محاذ پر نہایت گھمسان کی جنگ جاری ہے۔ امریکی ہوائی جہاز اپنی پیدل فوج کی امداد کر رہے ہیں۔ آج اتحادی ہوائی جہازوں نے بوگانکے جاپانی اڈے پر زبردست حملہ کیا۔ نفضاریں زبردست ہوائی لڑائیاں ہوئیں۔ پندرہ جاپانی جہازوں کو گرالیا گیا۔

لنڈن ۲۲ جون۔ "نیوز کرانیکل" نے کینیڈا کے تازہ استصواب رائے کا حوالہ دیا ہے اور لکھا ہے کہ ۴۹ فیصدی باشندے سلطنت برطانیہ کے اندر ہی رہنا چاہتے ہیں۔ اور ۲۱ فیصدی اس خیال کے ہیں کہ کینیڈا کو امریکہ سے مل جانا چاہیئے ۲۴ فیصدی کامل آزادی کے حق میں ہیں اور ۴ فیصدی غیر جانبدار۔

لنڈن ۲۳ جون۔ جرمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ یورپ پر چڑھائی کے سلسلے میں اتحادی تیاریوں کی تازہ ترین کڑی یہ ہے کہ شام کے ساحل کے پاس مقیم اتحادی بحری بیڑہ تیار ہو رہا ہے۔ اور جلد ہی وہ بحیرۂ ایجین کی طرف روانہ ہو جائے گا۔

لنڈن ۲۳ جون۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ آج صبح چند جرمن ہوائی جہاز رودبار کو عبور کر کے جنوبی انگلستان میں آئے۔ اور ان میں سے کچھ لنڈن کے رقبہ تک پہنچ گئے۔ جہاں انہوں نے کچھ بم بھی پھینکے مگر نقصان زیادہ نہیں ہوا۔ آج کا حملہ سال رواں کا پندرھواں حملہ بیان کیا جاتا ہے۔

امرتسر ۲۳ جون۔ سونا ۸۵-۸-۰ چاندی ۰-۰-۱۲۵ پونڈ ۵۷-۸-۰

شملہ ۲۳ جون۔ ریڈ کراس سوسائٹی کے ہیڈ کوارٹر سے معلوم ہوا ہے کہ یورپ میں اس وقت ۱۴ ہزار ہندوستانی سپاہی جنگی قیدی ہیں۔ وہاں میں اکثر تندرست و خوش و خرم ہیں بہت کم بیمار ہیں۔ جاپان نے مشرق بعید کے ہندوستانی جنگی قیدیوں کی فہرست تاحال نہیں بتلائی۔

چنگکنگ ۲۳ جون۔ جمہوریہ چین کے صدر لن سین کی حالت پھر کسی قدر خراب ہوگئی ہے ان کا دن بے چینی سے گذرا۔ پہلے بھی ایک مرتبہ ان کی حالت خراب ہوگئی تھی۔ جس پر ان کی موت کی افواہ اڑا دی تھی۔

بٹالہ ۲۳ جون۔ گندم دڑہ ۹-۱۱-۰ روپے اور ۹-۱۲-۰ گندم فارم ۵۹۱ دیسی روپے اور ۱۰-۲-۰ نخود ۶-۳-۰ ۹ روپے۔ اور ۹-۳-۰ مسور ۱۰-۰ ۸ روپے۔ گڑ ۰-۰-۱۱ روپے اور ۱۱-۴-۰ روپے۔

امرتسر ۱۴ جون۔ کپڑے پر کنٹرول کا گو سرکاری اعلان ہو چکا ہے لیکن پرچون کپڑا فروشوں پر اس کا قطعی کوئی اثر نہیں پڑا۔ بدیں وجہ غریب عوام کو مہنگائی کے باعث اب بھی سخت تکلیف ہو رہی ہے۔ ہاں تھوک مارکیٹ کافی گر گئی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ بڑے بڑے سٹاکسٹوں کو اب اپنا مستقبل تاریک نظر آتا ہے۔

لکھنؤ ۲۳ جون۔ اگلے مہینے لکھنؤ اور یوپی کے ۲۴ بڑے شہروں میں راشن سسٹم جاری ہو جائے گا۔ راشن صرف چاول اور آٹے کا ہوگا۔ ہر ایک بالغ کو ۱۰ چھٹانک روزانہ اور بارہ سال سے کم عمر کے بچے کے لئے ۵ چھٹانک روزانہ خوراک ملے گی۔

لنڈن ۲۵ جون۔ برطانیہ کے ہوائی محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ چار پانچ سو ہوائی جہازوں نے شہر برگ پر حملہ کیا۔ نیز کئی جرمن ہوائی اڈوں کی خبر لی۔ امریکن ہوائی جہازوں نے بھی دشمن کے ٹھکانوں پر حملہ کیا۔ اور اس کے ۱۰ فائٹر برباد کر دیئے۔ کل پو پھٹنے کے بعد اٹلی کی سب سے بڑی بحری سیٹریا پر بڑے زور کا حملہ کیا گیا۔ اور جنوبی جرمنی میں فیڈرک ہادن کو نشانہ بنایا گیا۔ جہاں ہوائی جہازوں کا سراغ لگانے کے آلے تیار کرنے کا بڑا کارخانہ ہے۔ یہاں بڑے زور کی آگ بھڑک اٹھی اس حملہ کے لئے ہمارے ہوائی جہازوں کو دو ہزار چار سو میل کی مسافت طے کرنی پڑی۔

لنڈن ۲۵ جون۔ اتحادی ہوائی جہازوں نے مغربی جرمنی میں جو تباہی مچا دی ہے۔ اس سے مجبور ہو کر گوئبلز نے اب رد ہر اور رائن لینڈ میں خاص رپورٹر مقرر کئے ہیں۔ ان میں سے ایک نے تقریر براڈ کاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ میں نے وارسا کی فتح کے بعد اسے دیکھا۔ روس کے کئی قلعہ بند شہروں کو فتح ہونے کے بعد دیکھا۔ مگر مغربی جرمنی کے شہروں پر جو تباہی آئی۔ اس جیسی تباہی پہلے کہیں نہیں دیکھی۔

لنڈن ۲۵ جون۔ بحیرۂ روم میں برطانی آبدوزوں نے ۱۳ محوری جہاز غرق کر دیئے۔ اور آٹھ کو نقصان پہنچایا۔ ان میں سے ایک سات ہزار ٹن کا مسلح تجارتی کروزر اور دس رسد لانے والے جہاز تھے۔

ماسکو ۲۵ جون۔ ایک روسی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جرمن طیاروں نے لینن گراڈ کے پاس دو روسی چوکیوں پر حملہ کیا۔ مگر ان میں سے ۱۹ کو گرا لیا گیا۔ چار روسی طیارے بھی کام آئے۔

لنڈن ۲۵ جون۔ ملک معظم کی طرف سے اہل سٹالین گراڈ کو جو تلوار بطور عطیہ دی جا رہی ہے۔ اس کا ڈیزائن ملک معظم نے منظور کر لیا ہے۔ اس پر یہ عبارت کندہ ہوگی۔ سٹالین کے شہریوں کے نام عطیہ جن کے دل فولاد کے ہیں۔ اور اہل برطانیہ کے دلوں میں جن کی بڑی قدر ہے۔

کراچی ۲۵ جون۔ مسٹر جناح آج کوئٹہ روانہ ہوگئے۔ جہاں ۳ و ۴ جولائی کو بلوچستان مسلم لیگ کا اجلاس ہے۔ آپ وسط جولائی میں واپس بمبئی پہنچینگے۔ سندھ کے ہندو وزیر ڈاکٹر ہیمن داس نے مسلم لیگ و ہندو سبھا کے درمیان سمجھوتہ کرانے کے سلسلہ میں پھر مسٹر جناح سے بات چیت کی۔

لاہور ۲۴ جون۔ ڈاکٹر سر ضیاء الدین احمد صاحب نے اسلامیہ کالج ہال میں تقریر کرتے ہوئے نوجوانوں کو ہوائی تربیت حاصل کرنے کی تحریک کی۔ اور بتایا کہ مسلم یونیورسٹی علیگڑھ نے سات سو نوجوان ایمرجنسی کمشن کے لئے تیار کئے ہیں اور چودہ سو ٹیکنیکل خدمات کے لئے۔

لنڈن ۲۴ جون۔ مسٹر چرچل نے پارلیمنٹ میں بتایا کہ مشرقی ایشیا کی نئی کمانڈ کے بارہ میں میں بہت جلد ایک اعلان کرونگا۔ ہندوستان کو سیلف گورنمنٹ دینے کی جس پالیسی پر برطانی حکومت چل رہی ہے۔ مارشل ویول کے وائسرائے مقرر ہونے سے اس پالیسی میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ رحمت اللہ خان شاکر